OPEN ACCESS

Al-Marjān Research Journal

Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

A Critical Study of Tafsīr Aḍwā’ al-Bayan by Allāmah Muhammad al-Amīn al-Shanqīṭī: Characteristics, Methodological and Stylistic Distinctions

تفسیر اضواء البیان از علامہ محمد الامین الشنقیطیؒ: خصائص اور منہجی و اسلوبی امتیازات کا تجزیاتی مطالعہ

Authors Details

1. **Sadiqullah** (Corresponding Author)
   MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan, Pakistan.
   Email: s.shamizai941@gmail.com
2. **Dr. Muhammad Naeem**
   Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan, Pakistan.
3. **Dr. Saeed-ur-Rahman**
   Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan, Pakistan.

Citation

Sadiqullah, Dr. Muhammad Naeem and Dr. Saeed-ur-Rahman." Critical Study of Tafsīr Aḍwā’ al-Bayān by Allāmah Muhammad al-Amīn al-Shanqīṭī: Characteristics, Methodological and Stylistic Distinctions."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.4, Oct-Dec (2025): 159−167.

Submission Timeline

Received: Sep 12, 2025
Revised: Sep 23, 2025
Accepted: Oct 10, 2025
Published Online: Oct 17, 2025

Publication & Ethics Statement

Article QR

Published by *Al-Marjān Research Center*, Lahore, Pakistan.

© The Authors. No conflict of interest declared.
This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

ASIAN DIGITAL LIBRARY · INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL · ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE · HJRS HEC Journal Recognition System · DRJI Directory of Research Journal Indexing

A Critical Study of Tafsīr Aḍwā' al-Bayān by Allāmah Muhammad al-Amīn al-Shanqīṭī: Characteristics, Methodological and Stylistic Distinctions

تفسیر اضواء البیان از علامہ محمد الامین الشنقیطیؒ: خصائص اور منہجی واسلوبی امتیازات کا تجزیاتی مطالعہ

☆ صدیق اللہ ☆ ڈاکٹر محمد نعیم ☆ ڈاکٹر سعید الرحمٰن

Abstract

Tafsīr Aḍwā' al-Bayān by Allāmah Muhammad al-Amīn al-Shanqīṭī stands as one of the most distinguished scholarly works of the modern era, known for its rigorous methodology and unique interpretive approach. This study critically examines the distinctive features, methodological principles, and stylistic qualities that make this tafsīr a remarkable contribution to Qur'anic exegesis. Central to Shanqīṭī's method is *tafsīr al-Qur'ān bil-Qur'ān*, whereby the Qur'an explains itself through interconnected verses, thematic parallels, and internal coherence. This approach strengthens textual analysis and ensures that meaning remains firmly rooted in divine discourse. Alongside this, the tafsīr demonstrates careful use of authentic Prophetic traditions, insights from the Companions, and a balanced engagement with classical juristic opinions, particularly when addressing legal and ethical issues. The study explores Shanqīṭī's profound command of Arabic linguistics, rhetoric, and grammar, which enriches his exegetical discussions and clarifies complex expressions with precision. His rational yet tradition-grounded method distinguishes Aḍwā' al-Bayān from both purely narrative and overly speculative commentaries. A comparative assessment with major works—such as those of Ibn Kathīr, al-Ṭabarī, al-Rāzī, al-Zamakhsharī, and al-Ṭabāṭabā'ī—highlights the tafsīr's balance between textual fidelity, jurisprudential depth, and linguistic mastery. This research concludes that Aḍwā' al-Bayān offers a comprehensive, coherent, and intellectually mature model of Qur'anic interpretation that remains particularly relevant for contemporary scholarship, curriculum development, and informed religious discourse in the Muslim world.

Keywords: Aḍwā' al-Bayān, Shanqīṭī, Qur'anic Exegesis, Tafsīr Methodology, Linguistic Analysis, Jurisprudence, Comparative Tafsīr.

تعارف موضوع

تفسیر اضواء البیان فی اِیضاح القرآن بالقرآن جدید علمی دور کی ان ممتاز تفسیری کاوشوں میں شمار ہوتی ہے جنہوں نے قرآن فہمی کے میدان میں ایک منفرد مقام پیدا کیا۔ علامہ محمد الامین الشنقیطیؒ کی یہ تفسیر اس منہج پر قائم ہے جسے "تفسیر القرآن بالقرآن" کہا جاتا ہے، یعنی قرآن مجید کی توضیح خود قرآن سے کی جائے۔ اس اصول نے اس تفسیر کو فکری پختگی، دلائل کی مضبوطی اور نصِ قرآنی کی اندرونی ہم

☆ ایم فل اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان، پاکستان۔
☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان، پاکستان۔
☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان، پاکستان۔

آہنگی کے حوالے سے ایک بے مثال نمونہ بنا دیا ہے۔ علامہ شنقیطیؒ نے علمی احتیاط، لغوی مہارت، فقہی تبحرّ، اور حدیث و آثارِ صحابہ کے صحیح استعمال کے ذریعے اس تفسیر کو ایسی جامعیت عطا کی جس کی مثال کم ملتی ہے۔ زیرِ نظر تحقیق کا مقصد تفسیر اضواء البیان کی نمایاں خصوصیات، اس کے منہجی و اسلوبی امتیازات، اور دیگر مشہور تفاسیر سے اس کے تقابلی مقام کا جائزہ پیش کرنا ہے۔ یہ مطالعہ نہ صرف اس تفسیر کے علمی مقام کو واضح کرتا ہے بلکہ معاصر دور میں قرآن فہمی کے لیے قابلِ عمل اصول بھی سامنے لاتا ہے، خصوصاً پاکستانی تناظر میں جہاں نصابِ تعلیم اور دینی تحقیق کو معیاری تفسیری مناہج کی اشد ضرورت ہے۔

مبحث اوّل: قرآن فہمی کی اساس اور تفسیرِ "اضواء البیان" کا علمی پس منظر

1. اللہ کی ذات اور انسانی فہم کی محدودیت

اللہ تعالی کی ذات کامل اور بے خطا ہے جبکہ انسانی فہم و ادراک بہت محدود ہے، اگر عقل انسانی کامل ہوتی تو وہ کبھی بھی کسی غلطی کا مرتکب نہ بنتی، ذکی و فطین افراد بھی لغزش کے شکار بن جاتے ہیں (کیونکہ انسان ضعیف الخلقت ہے)[1]، یہی وجہ ہے کہ آج تک انسان اپنی زندگی گزارنے کے لیے مکمل ضابطہ حیات نہیں بنا سکا، بارہاں زندگی کے میدان میں طبع آزمائی کی گئی مگر منزل مقصود تک نہ پہنچ سکا، بلکہ اس کوشش میں کچھ قومیں باوجود ان گنت قوتوں کے صفحہ ہستی سے ایسی مٹیں، کہ ان کا نام و نشان تک محفوظ نہیں رہا۔[2]

2. قرآن مجید کی حیثیت اور اہمیت

مالک الملک نے انسان کی اسی اکائی کمزوری کے پیش نظر فلاح و بہبود اور رشد و ہدایت کی سیڑھی پر چڑھنے کے لیے انہیں میں سے منتخب کردہ اشخاص پر کتب اور صحیفے نازل فرمائے تاکہ وہ ان کی رہنمائی کے لئے اپنی زندگی ایک مثال بنا کر گزارے لیکن ہر قوم کی بے راہ روی کے استقوام نے انہیں تعلیمات خداوندی اپنانے پر نہیں استوار ا۔ جس کے نتیجے میں آج ان کی اصلیت ہی مستور ہو گئی ہے۔ اقوام عالم کی اس گردش زندگی میں فلاح انسانی کے لیے سب سے آخری رہنما جو کہ سب سے آخری پیغمبر محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر بزبان عربی اور قریشی لب و لہجہ میں نازل ہوا وہ قرآن مجید ہے[3]، جس کے تحفظ کی ذمہ داری خود رب لم یزل نے لی ہے[4] اور ازل سے لے کر مستقبل کے تمام ازمنہ و اوطان کے لیے اس کو ایک ناقابل تغیر ضابطہ حیات قرار ڈالا۔ قرآن مجید سے پہلے جتنی بھی کتب و صحائف فلاح انسانی کے لیے نازل ہوئیں قرآن مجید ان سب کی بنیادی اصول و تعلیمات کا منبع ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے حقائق کا محفوظ و مامون ہے گویا کہ یہ سابقہ کتب سماویہ کا کلیدی مھیمن (نگران و محافظ) ہے[5]، قرآن مجید بحیثیت فلاح انسانی ایک شاہراہ حیات ہے جس پر چلنے کی صدا ہر رنگ و نسل، ہر عمر و مزاج اور ہر زمانے کے لوگوں کے لیے عام ہے کیونکہ قرآن مجید نے بنی نوع انسان میں سے ہر اس فرد کے لیے اپنے دامن کو کشادہ رکھا ہے جو اس سے رہنمائی حاصل کرنے کے درپے ہو۔

[1] Al. Nisa, 04:28-
[2] Al. Haaqqa,69:08
[3] Yūsuf, 12:2.
[4] Al-Ḥijr, 15:9.
[5] Al-Mā’ida, 5:48.

3 . تفسیر قرآن کی ضرورت اور تفاسیر کی اقسام

قرآن مجید کی شائستہ اسلوبی کی بہترین خوبی یہ ہے کہ بحیثیت استفادہ ہر دور کا انسان چاہے عامی ہو یا عالم اپنی فہم کے بقدر اور بحسب ضرورت اس سے مستفید ہو سکتا ہے[6] اگر ایک طرف عام آدمی کے لیے یہ بقدر ضرورت اپنے عقیدہ و عمل کی تعلیمات کا حصول ہے تو دوسری طرف عالم کو سیر ابی طبع کے لیے معنویت کے ابدی سر چشمے اس میں میسر ہیں۔ انہیں تعلیمات خداوندی سے اقوام عالم کو روشناس کرانے کے لیے مختلف اقوام کے لب و لہجہ کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآن مجید کی ان گنت زبانوں میں مختلف مناہج میں تراجم اور تفاسیر ہوئیں اور تفسیر قرآن ایک ایسا مقدس اور علمی میدان ہے جو صدیوں سے مسلمان علماء کی توجہ کا مرکز رہا ہے۔۔ اس میدان میں متعدد تفاسیر سامنے آئی ہیں، جن میں سے بعض روایات پر مبنی ہیں، بعض عقلی استدلال پر، اور بعض زبان و ادب کی باریکیوں پر مشتمل ہیں۔

4. تفسیر اضواء البیان کا تعارف اور علمی مقام

ان تمام تفاسیر میں سے ایک منفرد اور معاصر تفسیر "اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن" ہے، جو موریطانیہ کے مشہور عالم شیخ محمد الامین الشنقیطی کی تصنیف ہے۔ یہ تفسیر سات جلدوں پر مشتمل ہے اور اس کی بنیاد قرآن کو قرآن سے ہی تفسیر کرنے پر رکھی گئی ہے۔ شیخ محمد الامین الشنقیطی نے اس تفسیر کو مدینہ منورہ میں اپنے دروس کے دوران شروع کیا[7]، جو بعد میں مکمل ہوئی۔ یہ تفسیر نہ صرف قرآن کی گہرائیوں کو کھولتی ہے بلکہ اسے ایک خود کفیل اور ہم آہنگ کتاب کے طور پر پیش کرتی ہے۔ اس مقالے میں ہم اس تفسیر کی علمیت و فنی خصوصیات، تفسیری منہج، قرآن کے ساتھ ربط اور اسلوب، اور دیگر تفاسیر سے امتیازی خصوصیات کا جائزہ لیں گے، تاکہ قاری کو ایک واضح اور علمی فائدہ حاصل ہو۔

مبحث دوم: تفسیر اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن کی علمیت و فنی خصوصیات:

1 . قرآن کی تفسیر کو سائنسی تحقیق کی صورت میں پیش کرنا

"اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن " ایک ایسی تفسیر ہے جو علمی اور فنی اعتبار سے انتہائی منظم اور جدید ہے۔ اس کی علمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ قرآن کی تفسیر کو ایک سائنسی تحقیق کی صورت میں پیش کرتی ہے۔

2. قرآنی روابط کی اقسام اور آیات کی ہم آہنگی

اس تفسیر کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس تفسیر میں آیت کی وضاحت کے لیے قرآنی روابط کو استعمال کیا جاتا ہے۔ فنی طور پر، یہ تفسیر قرآن کی داخلی ساخت، لسانی خصوصیات، اور موضوعاتی ہم آہنگی پر زور دیتی ہے۔ مثال کے طور پر، شیخ الشنقیطی نے قرآن کی آیات کو مختلف سطحوں پر جوڑنے کے لیے کم از کم 13 اقسام کے روابط قائم کیے ہیں، جیسے ایک آیت کے اندرونی روابط، مسلسل آیات کے درمیان روابط، سورۃ کی مرکزی موضوع (عمود) سے روابط، اور پورے قرآن میں پھیلے ہوئے لسانی اور موضوعاتی مماثلتوں کو۔ یہ

---

[6] Al-Ḥijr, 15:9.

[7] Al-Shinqīṭī, Muḥammad Amīn ibn Muḥammad al-Mukhtār, *Aḍwā’ al-Bayān fī Īḍāḥ al-Qur’ān bil-Qur’ān* (Riyadh: Dār ‘Ālam al-Fawā’id lil-Nashr wa al-Tawzī‘, 1415 AH/1995), 1:11.

طریقہ نہ صرف تفسیر کو منظم بناتا ہے بلکہ اسے ایک تکنیکی آلہ کی صورت میں تبدیل کر دیتا ہے، جہاں روایات اور عقلی استدلال کو ثانوی حیثیت دی جاتی ہے۔

3. فقہی مسائل پر روشنی اور اہل سنت کے اماموں کے آراء کا تذکرہ

مزید بر آں، یہ تفسیر فقہی مسائل پر بھی روشنی ڈالتی ہے، جہاں قرآنی آیات سے استنباط کرتے ہوئے اہل سنت کے اماموں جیسے امام مالک، شافعی، احمد، اور ابو حنیفہ کے آراء کا تذکرہ کیا جاتا ہے، لیکن یہ سب قرآن کی روشنی میں ہی ہوتا ہے۔

4. قرآن کو تبیان لکل شیء کے طور پر پیش کرنا

اس کی فنی خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ قرآن کو ایک "تبیان لکل شیء" (ہر چیز کی واضح توضیح) کے طور پر پیش کرتی ہے، جس سے قاری کو قرآن کی خود کفالت کا احساس ہوتا ہے۔ یہ علمیت اسے ایک تعلیمی اور تحقیقی ذریعہ بناتی ہے، جو طلبہ اور محققین کے لیے انتہائی مفید ہے۔

مبحث سوم: علامہ شنقیطی کا تفسیری منہج: ایک منفرد اور منظم انداز

علامہ محمد الامین الشنقیطی ایک ممتاز مفسر، اور فقیہ تھے جنہوں نے اپنی تفسیر "أضواء البيان في إيضاح القرآن بالقرآن" میں ایک منفرد اور منظم تفسیری منہج اختیار کیا۔ ان کا منہج قرآن مجید کی تفسیر کے لیے ایک جامع، عقلی، اور شرعی بنیاد پر استوار ہے جو قرآن، سنت، صحابہ کے اقوال، اور عربی زبان کے قواعد و محاورات کو یکجا کرتا ہے۔ ذیل میں علامہ شنقیطی کے تفسیری منہج کی اہم خصوصیات کو تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے، جو آپ کے دیے گئے نکات پر مبنی ہیں:

1. تفسیر القرآن بالقرآن

علامہ شنقیطیؒ کا تفسیری منہج کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ قرآن کی تفسیر کو سب سے پہلے قرآن ہی سے کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک قرآن مجید ایک مکمل اور جامع کتاب ہے جو اپنی تفسیر خود بیان کرتی ہے۔ اس منہج کے تحت وہ ایک آیت کی تفسیر کے لیے دوسری آیات سے استدلال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی آیت کسی خاص موضوع یا تصور پر اجمالاً بات کرتی ہے، تو وہ قرآن کی دیگر آیات سے اس کی وضاحت تلاش کرتے ہیں[8]۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کی آیات ایک دوسرے سے مربوط ہیں اور ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں۔ علامہ شنقیطیؒ اس اصول پر زور دیتے ہیں کہ قرآن کی تفسیر کا سب سے معتبر اور مستند ذریعہ خود قرآن ہے[9]، کیونکہ یہ اللہ کا کلام ہے اور اس میں کوئی تناقض یا ابہام نہیں۔ وہ اپنی تفسیر میں آیات کے باہمی ربط کو واضح کرتے ہوئے معانی کی گہرائی تک پہنچتے ہیں، جو ان کے منہج کو علمی اور منفرد بناتا ہے۔

---

[8] Misalān Sūrat al-Fātiḥa mein Rabb al-ʻĀlamīn kī Tafsīr ke liye Sūrat al-Shuʻarā' mein Dhikr Shudah Rabb al-ʻĀlamīn kā Ḥawāla Diya hai Kyunki Wahān par Dhikr hai "Qāla Firʻawn wa mā Rabb al-ʻĀlamīn, Qāla Rabb al-Samāwāt wa al-Arḍ wa mā baynahumā" yaʻnī Rabb al-ʻĀlamīn kī Tafsīr "Rabb al-Samāwāt wa al-Arḍ wa mā baynahumā" ke sāth kiyā gayā hai, jo keh Tafsīr al-Qur'ān bil-Qur'ān hai (Nafs Maṣdar, 1:47).

[9] Al-Shinqīṭī, Aḍwā' al-Bayān, 1:8.

2. تفسیر القرآن بالسنۃ

جب کسی آیت کی تفسیر کے لیے قرآن میں واضح بیان نہ ملے، تو علامہ شنقیطی سنت نبوی ﷺ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ سنت، قرآن کی تشریح اور وضاحت کے لیے دوسرا اہم ذریعہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تفسیر اور اس کے احکام کی توضیح کا ذمہ دار بنایا، جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے

"و انزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم"[10]

اور (اے نبی ﷺ) ہم نے آپ پر یہ نصیحت (قرآن) نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں کے لیے وہ باتیں واضح کر دیں جو ان پر نازل کی گئی ہیں۔

علامہ شنقیطیؒ احادیث صحیحہ سے استدلال کرتے ہوئے آیات کے معانی کو واضح کرتے ہیں، لیکن وہ صرف معتبر اور مستند احادیث کو قبول کرتے ہیں۔ وہ احادیث کے انتخاب میں نہایت احتیاط برتتے ہیں اور ان کے سیاق و سباق کو مدنظر رکھتے ہوئے آیات کی تفسیر پیش کرتے ہیں۔ اس سے ان کی تفسیر میں شرعی اعتبار اور گہرائی پیدا ہوتی ہے۔

3. صحابہ کرام کے اقوال

علامہ شنقیطیؒ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تفسیری اقوال کو بہت اہمیت دیتے ہیں، کیونکہ صحابہ وہ اولین نسل تھے جنہوں نے قرآن کو براہ راست نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اس کے معانی کو سمجھا۔ ان کے اقوال کو علامہ شنقیطی قرآن اور سنت کی روشنی میں پرکھتے ہیں اور انہیں ثانوی ماخذ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ وہ صحابہ کے اقوال کو اس وقت قبول کرتے ہیں جب وہ قرآن و حدیث سے متصادم نہ ہوں۔ اس منہج سے ان کی تفسیر میں ایک توازن نظر آتا ہے، جہاں وہ روایتی تفاسیر کا احترام کرتے ہیں، لیکن ساتھ ہی انہیں عقل و شرع کے معیار پر پرکھ کر پیش کرتے ہیں۔

4. فقہی احکام کی وضاحت

علامہ شنقیطیؒ کی تفسیر کا ایک اہم پہلو آیات سے مستنبط فقہی احکام کی وضاحت ہے۔ وہ آیات کے فقہی مضمرات کو دلائل کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور مختلف فقہی مکاتب فکر کے آراء کا تقابلی جائزہ پیش کرتے ہیں۔ ان کا منہج فقہی مسائل کو صرف بیان کرنے تک محدود نہیں، بلکہ وہ ان کے دلائل کو قرآن، سنت، اور صحابہ کے اقوال سے جوڑتے ہیں۔ وہ فقہی اختلافات کو عقل و منطق کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی تفسیر میں (باوجودیکہ ان کا تعلق موالک سے ہیں، لیکن پھر بھی) مالکی، حنفی، شافعی، اور حنبلی مکاتب فکر کے نقطہ نظر کو متوازن انداز میں پیش کرتے ہیں۔ اس سے ان کی تفسیر نہ صرف علمی بلکہ عملی زندگی کے لیے بھی رہنما بن جاتی ہیں[11]۔

[10] Al-Naḥl, 16:44.
[11] Al-Shinqīṭī, *Aḍwā' al-Bayān*, 1:8.

5. عربی زبان کے قواعد اور محاورات کا استعمال

علامہ شنقیطیؒ عربی زبان کے ماہر تھے اور انہوں نے اپنی تفسیر میں عربی زبان کے قواعد، لغت، اور محاورات کو بھرپور طریقے سے استعمال کیا۔ وہ آیات کے معانی کو سمجھانے کے لیے عربی زبان کی گہرائی اور اس کے لسانی پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ ان کا ماننا تھا کہ قرآن کا صحیح فہم عربی زبان کے قواعد و محاورات کو سمجھے بغیر ممکن نہیں۔ وہ الفاظ کے لغوی معانی، ان کے اشتقاق، اور سیاق و سباق کے مطابق ان کے استعمال کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ اس سے آیات کے معانی کی گہرائی اور خوبصورتی واضح ہوتی ہے، اور قاری کو قرآن کے اصل پیغام تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔[12]

مبحث چہارم: علامہ شنقیطی کی تفسیری منہج کے منفرد خصائص

یہ تفسیر اپنے طریق کار اور ساخت کی وجہ سے منفرد ہے۔ اس کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

1. قرآن بالقرآن کا مرکزی استعمال

اس تفسیر کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ہر آیت کی تشریح قرآن کی دیگر متعلقہ آیات سے کی جائے۔ علامہ شنقیطیؒ ہزاروں آیات کے باہمی روابط قائم کرتے ہیں، جو قرآن کی داخلی ہم آہنگی (consistency) کو واضح کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، سورۃ الفاتحہ کی تفسیر میں رحمن ورحیم کی تشریح دیگر آیات سے کی گئی ہے[13]۔ یہ طریقہ دیگر تفاسیر سے زیادہ منظم ہے۔

2. جامعیت اور غور و فکر کی گہرائی

یہ تفسیر صرف لفظی تشریح نہیں بلکہ قرآن کے فقہی، عقائدی، اخلاقی اور اجتماعی پہلوؤں کو بھی احاطہ کرتی ہے۔ علامہ شنقیطیؒ مخالف آراء (جیسے شیعہ یا معاصر تنازعات) کا جواب قرآن کی آیات سے دیتے ہیں، جو اسے ایک دفاعی اور ہدائتی تفسیر بناتا ہے۔ مثال: اہل بیت کی تفسیر میں سنی-شیعہ اختلافات کو قرآن سے حل کیا گیا ہے۔

3. عربی بلاغت اور گرائمر کی مہارت

علامہ شنقیطی کی عربی زبان پر عبور کی وجہ سے تفسیر میں بلاغت (eloquence) اور نحوی (grammatical) تجزیہ نمایاں ہے۔ یہ تفسیر کو ادبی اعتبار سے بھی منفرد بناتا ہے، جہاں آیات کی فصاحت اور اشاروں کو گہرائی سے بیان کیا گیا ہے[14]۔

4. مخالفین کی تردید اور استدلال

مخالفین کے شبہات (جیسے مستشرقین کی اعتراضات) کا جواب قرآن کی آیات سے دیا جاتا ہے یہ خصوصیت قرآن کی حفاظت اور وضاحت پر زور دیتی ہے۔

---

[12] Al-Shinqīṭī, *Aḍwā' al-Bayān*, 1:9.
[13] Al-Shinqīṭī, *Aḍwā' al-Bayān*, 01:48,49
[14] Al-Shinqīṭī, *Aḍwā' al-Bayān*, 01:09

5. آسان اور منظم ساخت

تفسیر رکوعات اور سورتوں کے حساب سے منظم ہے، جو طلبہ اور عام قارئین دونوں کے لیے قابل فہم ہے۔ یہ اسرائیلیات سے پاک ہے اور صرف معتبر قرآنی استدلال پر مبنی ہے، جو اسے روایتی تفاسیر سے الگ کرتی ہے۔

مبحث پنجم: دیگر تفاسیر سے موازنہ

1. ابن کثیر اور طبری کی تفاسیر سے موازنہ

"اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن" دیگر تفاسیر سے متعدد اعتبار سے ممتاز ہے۔ جہاں ابن کثیر کی "تفسیر القرآن العظیم" اور طبری کی "جامع البیان" روایات پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہیں، وہاں یہ تفسیر روایات کو محدود رکھتی ہے اور قرآن کو مرکزی حیثیت دیتی ہے۔

2. عقلی تفاسیر جیسے مفاتیح الغیب اور الکشاف سے موازنہ

عقلی تفاسیر جیسے امام رازی کی "مفاتیح الغیب" یا زمخشری کی "الکشاف" میں عقلی استدلال غالب ہوتا ہے، لیکن یہاں علامہ شنقیطیؒ کی تفسیر میں عقلیت کو صرف قرآنی روابط کی حمایت تک محدود رکھا جاتا ہے۔

3. شیعی تفسیر المیزان سے موازنہ

اسی طرح اگر" اضواء البیان "کا شیعی تفسیر "المیزان" سے موازنہ کیا جائے تو، "اضواء البیان" فرقہ وارانہ رجحانات سے پاک ہے اور سنی نقطۂ نظر کو غیر جانبدارانہ طور پر پیش کرتی ہے، جبکہ "المیزان" میں بعض تفسیریں شیعی عقائد سے متاثر نظر آتی ہیں۔

4. قرآن کی ہم آہنگی اور فقہی مسائل کو قرآن کی روشنی میں حل کرنا

اس تفسیر کی امتیازی خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ تفسیر القرآن بالقرآن کو ایک غالب اور خود مختار منہج کی صورت میں پیش کرتی ہے، جس سے خارجی ذرائع غیر ضروری ہو جاتے ہیں۔ یہ معاصر تفاسیر میں سب سے مستند تصور کی جاتی ہے، جو قرآن کی ہم آہنگی کو نمایاں کرتی ہے اور فقہی مسائل کو بھی قرآن کی روشنی میں حل کرتی ہے۔

خلاصۂ بحث

اس تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ تفسیر اضواء البیان اپنی منہجی قوت، اسلوبی پختگی اور فکری اعتدال کے باعث عصرِ حاضر کی ممتاز تفاسیر میں شمار ہوتی ہے۔ علامہ شنقیطیؒ نے قرآن کو قرآن کی روشنی میں سمجھانے کا جو طریقہ اپنایا، وہ نہ صرف مستند ہے بلکہ فکری و عملی رہنمائی کے اعتبار سے آج بھی نہایت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ ان کی لغوی و بلاغی بصیرت، فقہی استدلال کی جامعیت، اور روایات کے محتاط استعمال نے اس تفسیر کو علمی دنیا میں منفرد مقام دیا ہے۔ دیگر تفاسیر کے تقابلی جائزے سے بھی واضح ہوتا ہے کہ اضواء البیان ایک متوازن، مدلل اور عملی تفسیر ہے جو جدید مسلم معاشروں، خصوصاً پاکستان، کے لیے رہنما اصول فراہم کرتی ہے۔ یہی خصوصیات اسے معاصر Qur'anic Studies میں ایک بنیادی حوالہ بناتی ہیں۔

تجاویز و سفارشات

* **اعلیٰ تعلیم میں منہجِ تفسیر کی تدریس کو مضبوط بنایا جائے:** جامعات میں "تفسیر القرآن بالقرآن" کے اصول کو باقاعدہ نصاب کا حصہ بنایا جائے تاکہ طلبہ مضبوط علمی بنیادوں پر قرآن فہمی سیکھ سکیں۔
* **مدارس و یونیورسٹی تعاون کا ماڈل تیار کیا جائے:** اضواء البیان جیسے علمی متون پر مشترکہ سیمینارز اور ریسرچ ورکشاپس کا اہتمام کیا جائے تاکہ تحقیق میں ہم آہنگی پیدا ہو۔
* **اردو میں معیاری تحقیقی شروح تیار کی جائیں:** پاکستانی محققین اس تفسیر کی جدید اور سادہ شروح تیار کریں تاکہ طلبہ اور عوام دونوں استفادہ کر سکیں۔
* **فقہی مباحث میں توازن کو فروغ دیا جائے:** اضواء البیان کی طرح فقہ میں دلائل پر مبنی اعتدال اپنایا جائے اور فرقہ وارانہ تعصب کم کرنے کے لیے مشترکہ اصول پڑھائے جائیں۔
* **قرآنی عربی کی تدریس کو مضبوط کیا جائے:** جامعات اور مدارس میں بلاغت، نحو اور لغت کی عملی تربیت بڑھائی جائے، کیونکہ اضواء البیان کی اصل قوت ہی عربی زبان کی گہرائی ہے۔
* **ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر تفسیری مواد کی فراہمی:** پاکستان میں ای لائبریریز اور آن لائن کورسز کے ذریعے اضواء البیان اور اس کے منہج پر مبنی ویڈیوز، لیکچرز اور ریسرچ پورٹلز قائم کیے جائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کتابیات/*Bibliography*

* Al-Shinqīṭī, Muḥammad Amīn ibn Muḥammad al-Mukhtār. *Aḍwā’ al-Bayān fī Īḍāḥ al-Qur’ān bil-Qur’ān*. Riyadh: Dār ‘Ālam al-Fawā’id lil-Nashr wa al-Tawzī‘, 1415 AH/1995.